© rasailojaraid.com

نظرات

گزشتہ سال اکتوبر میں سرینگر (کشمیر) میں حضرت الاستاذ مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ پر جو ایک نہایت عظیم الشان سیمینار منعقد ہوا تھا اور جس میں شیخ محمد عبداللہ وزیر اعظم، مولانا مسعودی، میر واعظ مولانا محمد فاروق، مفتی بشیر الدین اور دوسرے زعماء و علمائے کشمیر نے غیر معمولی دلچسپی لی تھی۔ اوس کی ایک اور بڑی تجویز یہ تھی کہ "مولانا محمد انور شاہ اکاڈمی" کے نام سے ایک تحقیقاتی ادارہ قائم کیا جائے جس کے مقاصد یہ ہوں (۱) حضرت شاہ صاحب کی ایک نہایت سیر حاصل، جامع اور محققانہ سوانح عمری مرتب کرنا۔ (۲) حضرت شاہ صاحب کی کتابوں کو موجودہ اصول و قواعد تحقیق و تہذیب کے ساتھ اڈٹ کرنا اور اعلیٰ ٹائپ میں اعلیٰ کاغذ پر شائع کرنا۔ (۳) حضرت شاہ صاحب کی جو کتابیں نہایت دقیق اور غامض مباحث پر مشتمل ہیں۔ ان کو شرح اور تعلیقات و حواشی کے ساتھ شائع کرنا۔ (۴) کشمیر کے علماء اور مشائخ کے حالات و سوانح اور ان کے علمی، دینی اور اصلاحی کارناموں پر ریسرچ کرانا اور ان پر سلسلہ وار کتابیں شائع کرنا۔ (۵) اسلامی علوم و فنون پر عصر جدید کے تقاضوں کے مطابق محققانہ کتابیں لکھوانا۔ (۶) عربی فارسی کے اہم مخطوطات کو اڈٹ کرنا، علاوہ ازیں اکاڈمی کا ایک سہ ماہی تحقیقاتی مجلہ بھی ہوگا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سیمینار میں جب یہ تجویز اتفاق آرا اور پورے جوش وخروش سے منظور ہو گئی تو اسی دن شب میں مولانا مسعودی کی طرف سے ایک عظیم الشان ڈنر مولانا کے بھائی نذیر احمد صاحب کے مکان پر تھا جس میں شیخ صاحب بھی تشریف رکھتے تھے اس سے بہتر موقع اور کیا ہو سکتا تھا۔ اکابر مجلس نے شیخ صاحب کے سامنے تجویز پیش کی اہمیت و افادیت پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جناب شیخ صاحب اس تجویز کو سنکر ایسے خوش ہوئے کہ گویا یہ تجویز خود اون کے دل کی ایک دیرینہ آرزو تھی چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ تقسیم کے بعد اون کی وزارت عظمیٰ کے زمانہ میں جب مولانا ابوالکلام آزاد یہاں تشریف لائے تھے تو ایک دن انہوں نے فرمایا کشمیر میں اسلامی علوم و فنون پر تحقیقاتی کام کرنے کا ایک عظیم الشان ادارہ ہونا چاہئے" اور یہ بھی فرمایا کہ ایسے ادارہ کے لئے کشمیر سے بہتر کوئی دوسری جگہ ہندوستان میں نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد مولانا نے شیخ صاحب سے اس کا وعدہ بھی لیا کہ وہ یہ کام کرینگے، شیخ صاحب نے فرمایا۔ "مولانا کی بات اُسی وقت سے میرے دل کو لگی ہوئی تھی۔ اب حالات ٹھیک ہیں۔ اور میں اس پوزیشن ہوں کہ کر بھی سکتا ہوں، چنانچہ میں اس کو جلد شروع کرونگا۔

جناب شیخ صاحب نے جب اصولاً اس تجویز کو منظور کر لیا تو پھر اسی مجلس میں اس تجویز کو عملی شکل دینے کے لئے جو امور متعلقہ ہو سکتے تھے اون پر تبادلہ خیال کیا گیا، اس سلسلہ میں ایک مسئلہ یہ بھی زیر غور آیا کہ یہ اکاڈمی کشمیر یونیورسٹی کا ایک جزو ہو یا اوس سے الگ ایک آزاد ادارہ ہو۔ مجلس میں اکثریت کی رائے یونیورسٹی سے اوس کے الحاق کی تھی (اگرچہ راقم الحروف اس کا حامی نہیں تھا)، چنانچہ اسی کا فیصلہ ہو گیا۔ اور توقع یہ دلائی گئی کہ مارچ میں جب یونیورسٹی

© rasailojaraid.com